اعلیٰ حضرت کی انگریز اور اس کی عدالت سے نفرت

Category : دفاعِ اعلٰی حضرت میں کتب و مقالہ جات

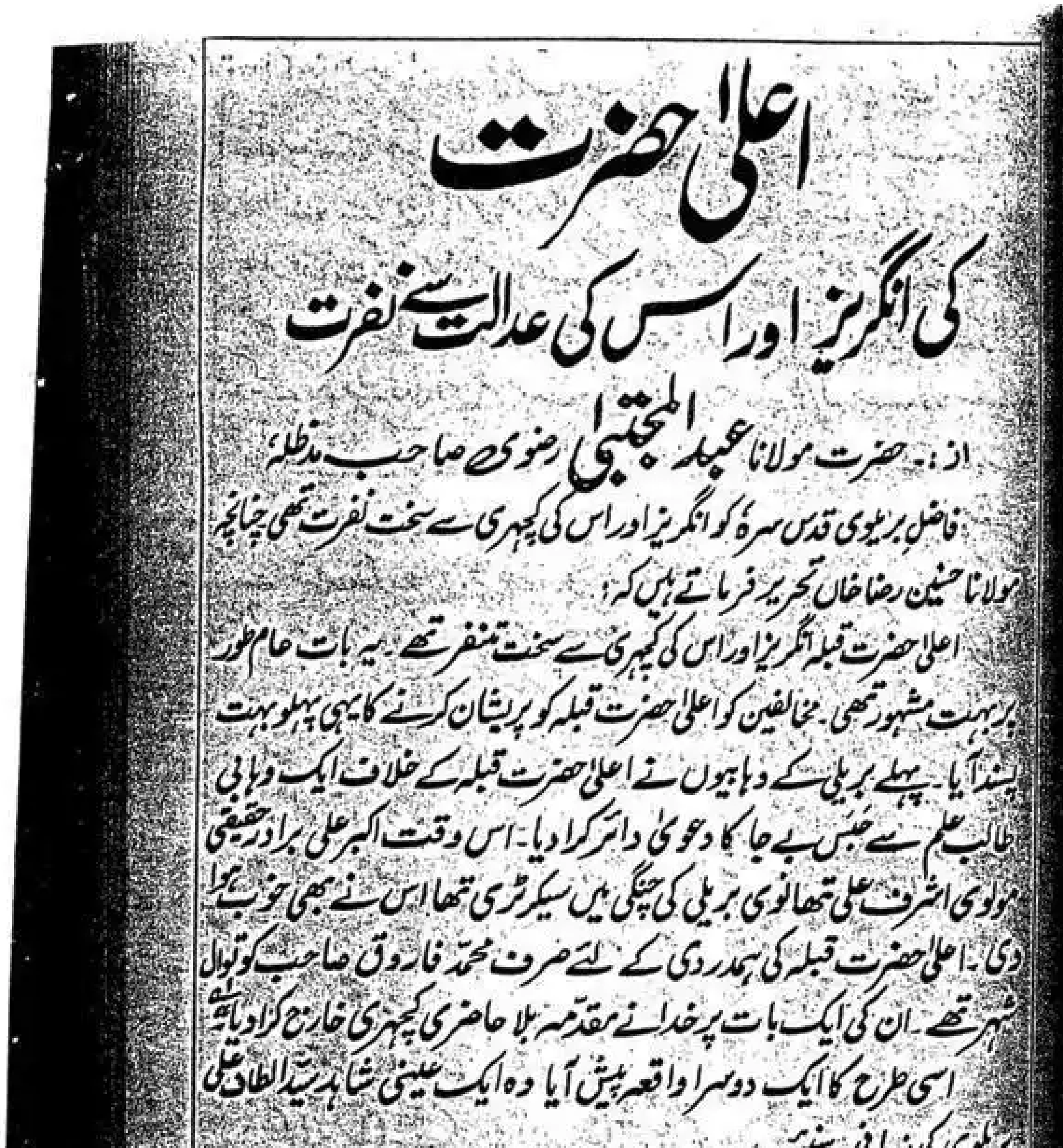
Published by admin on 2012/12/12

Alahazrat Ki Angreez Aur Uss Ki Adalat Say Nafrat

اعلیٰ حضرت کی انگریز اور اس کی عدالت سے نفرت

مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی

Alahazrat Imam Ahmad Raza's Abomination towadars the British and their Judcial Court



اعلیٰ حضرت

کی انگریز اور اس کی عدالت سے نفرت

از:۔ حضرت مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی صاحب مدظلہ

فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کو انگریز اور اس کی کچہری سے سخت نفرت تھی چنانچہ مولانا حسنین رضا خاں تحریر فرماتے ہیں کہ:

اعلیٰ حضرت قبلہ انگریز اور اس کی کچہری سے سخت متنفر تھے۔ یہ بات عام طور پر بہت مشہور تھی۔ مخالفین کو اعلیٰ حضرت قبلہ کو پریشان کرنے کا یہی پہلو بہت پسند آیا۔ پہلے بریلی کے وہابیوں نے اعلیٰ حضرت قبلہ کے خلاف ایک وہابی طالب علم سے حبسِ بے جا کا دعویٰ دائر کرا دیا۔ اس وقت اکبر علی برادر حقیقی مولوی اشرف علی تھانوی بریلی کی چنگی میں سیکرٹری تھا اس نے بھی خوب ہوا دی۔ اعلیٰ حضرت قبلہ کی ہمدردی کے لئے صرف محمد فاروق صاحب کوتوال شہر تھے۔ ان کی ایک بات پر خدا نے مقدمہ بلا حاضری کچہری خارج کرا دیا۔ اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ پیش آیا وہ ایک عینی شاہد سید الطاف علی

"اس طرح حضرت کا عہد تھا کہ وہ کبھی انگریز کی عدالت میں نہ جائیں گے۔ اس کا سب سے زیادہ مشہور واقعہ جو میرے مشاہدہ میں آیا، علمائے بدایوں سے نماز جمعہ کی اذان ثانی "نزد ممبر یا صحن ممبر" کے مسئلے پر اختلاف

لے : سیرت اعلیٰ حضرت ص ۱۰۲۔

تبرسۂ ۱۹۹۱ء القول السدید،

[pagebreak]

تھا۔ جس بنا پر مقدمہ بازی تک نوبت پہونچی۔ اہل بدایوں مدعی تھے اور انہوں نے اپنے ہی شہر کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا تھا۔ مولانا صاحب کے نام عدالت سے سمن آیا اس پر حاضر نہ ہوتے تو احتمال گرفتاری کی بنا پر ہزاروں ہزار عقیدت کیش مولانا صاحب کے دولت کدے پر جمع ہو گئے۔ نہ صرف جمع ہوتے بلکہ آس پڑوس کی سڑکوں اور گلیوں میں باقاعدہ ڈیرے ڈال دیئے۔ رات دن اس عزم کے ساتھ چوکسی ہونے لگی کہ جب وہ سب جان قربان کر دیں گے تو قانون کے کارندے مولانا کو ہاتھ لگا سکیں گے۔۔۔۔۔

میرا خیال ہے کہ مولوی حشمت اللہ صاحب (بار ایٹ لاء) ہی کی کوشش سے مقدمہ مذکورہ اس طرح خارج ہو گیا کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کی بات قائم رہی یعنی وہ ایک مرتبہ بھی حاضر عدالت نہ ہو سکے۔ لے مذکورہ شہادتوں سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ فاضل بریلوی کو انگریز اور اس کی عدالت سے سخت نفرت تھی اور اپنی دینی حمیت اور قرآنی اصول پر پورے اتر کر

قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں کے خلاف قدم نہ اٹھایا اور نہ ہی کسی [illegible]
غیر قوم انگریز کے یہاں مدد کے لئے گئے۔ جبکہ آپ کا فریق مخالف انگریزوں
کا مستند وفادار نظر آتا ہے باوجود اس کے اُلٹے فاضل بریلوی پر الزام
لگایا کہ وہ انگریزوں کو چاہتے تھے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر
پروفیسر محمد مسعود احمد قبلہ مدظلہ فرماتے ہیں۔

کہا یہ جاتا ہے کہ امام احمد رضا انگریز کو چاہتے تھے۔ اس سے محبت
کرتے تھے۔ اس کے اشاروں پر چلتے تھے۔ مگر شواہد کو کھنگالا گیا۔ اور
حقائق کا مشاہدہ کیا گیا تو اس چاہت و محبت کا دور، دور پتا نہ ملا۔
ہاں جس نے الزام لگایا اس کا دامن داغدار نظر آیا اور جس پر
الزام لگایا وہ بے داغ نظر آیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حیرت کو

لہ:۔ روزنامہ جنگ کراچی ۲۵ جنوری ۱۹۷۹ء ماخوذ گناہ بے گناہی صہ۴۲ تا ۴۳

[pagebreak]

حیرت ہے ہر پہلو سے دیکھا انگریزوں کے ساتھ دوستی و محبت کی جھلک تک
نظر نہ آتی ہے۔ لہ اور جناب ڈاکٹر سید مطلوب حسین اس کی وجہ بیان کرتے
ہیں جن وجوہات نے فاضل بریلوی پر یہ الزام لگایا فرماتے ہیں۔

وہ لوگ جن کو دو قومی نظریے کی بات پسند نہ تھی اور دعویٰ
اسلامیان ہند کے مفاد کا کر رہے تھے۔ انہوں نے امام
احمد رضا خاں کی صرف مخالفت ہی نہیں کی بلکہ انہیں بدنام
کرنے کی کوشش بھی کی۔ مشہور کیا گیا کہ احمد رضا خان انگریزوں
کے خیر خواہ ہیں۔ اور ان سے وظیفہ وصول کرتے ہیں۔ جذباتی
دور تھا بات مشہور ہوگئی۔ تاریخ میں اس سے بڑا جھوٹ
شاید کبھی نہیں بولا گیا ہوگا کیونکہ حقیقت اس کے قطعاً برعکس

بھی ہے [1]

یونہی جناب سیّد الطاف علی بریلوی حقیقتِ حال کا اس طرح اظہار کرتے ہیں۔

سیاسی نظریے کے اعتبار سے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بلاشبہ حرّیت پسند تھے۔ انگریز اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ شمس العلماء قسم کے کسی خطاب وغیرہ کو حاصل کرنے کا ان کا یا ان کے صاحبزادگان مولانا حامد رضا خاں، مصطفےٰ رضا خان صاحب کو کبھی تصوّر بھی نہ ہوا۔ والیانِ ریاست اور حکام وقت سے بھی قطعاً راہ و رسم نہ تھی [2]

اور جناب پروفیسر سیّد محمد فاروق القادری فاضل بریلوی کے انگریزوں پر

---

[1]: گناہ بے گناہی ص ۲۲۔ [2]: معارف رضا کراچی ۱۹۸۵ء ص ۸۱/۸۲

[3]: گناہ بے گناہی ص ۴۳۔

[pagebreak]

گرفت کو "مسلمانوں کا بھولا ہوا سبق" قرار دیتے ہوتے فرماتے ہیں۔

برصغیر میں انگریز سامراج کے تسلط کے بعد خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں مکار انگریز دینی و دنیاوی تعلیم میں تفریق کے ذریعہ اس نازک رشتے اور والہانہ تعلق کو کمزور کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے جو درحقیقت مسلم قوم کی متاعِ

حیات ہے کہ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے فاضلِ بریلوی ایسی جامع الصفات شخصیّت کو اس جذبے اور متاع کی حفاظت کے لیئے مامور فرمایا۔ ان کے خلاف قسم قسم کی بہتان تراز یاں کی گئیں، غلط باتیں منسوب کی گئیں۔ مگر وہ اللہ کا بندہ بلا خوف لومتہ لائم اپنی راہ پر چلتا رہا تا آنکہ اس نے برّصغیر کی غالب مسلم اکثریت کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا ؛ له

حضرت فاضل بریلوی قدس سرّہٗ کو انگریزوں سے سخت نفرت تھی، اس کی عدالت، حکومت، معاشرت، تعلیم غرض کہ انگریز کی ہر خو بو سے نفرت تھی، یہی وجہ ہے کہ آپ نے کبھی اس کی حکومت تسلیم ہی نہیں کیا۔ اور جب لفافہ پر ٹکٹ لگاتے تو ہمیشہ اُلٹا لگاتے اور کہتے کہ " میں نے جارج پنجم کا سر نیچا کر دیا۔" اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جب (میں) اس (انگریز) کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا تو ان کی عدالت کیسے تسلیم کر لوں" اس واقعہ سے اس کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دہلوی مدظلہ، فرماتے ہیں۔

حسن اتفاق کہ مقالہ کی تبییض کے دوران علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (اسلام آباد) کے پروفیسر ابرار حسین صاحب کا خط آیا جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

" کل ایک طالب علم نے اعلیٰ حضرت کے خط کا عکس بھیجا ہے۔

له : معارف رضا کراچی ۱۹۸۴ء ص ۲۲۰۔

[pagebreak]

اعلیٰ حضرت کے پتے تحریر کرنے کا انداز بڑا دلچسپ ہے اور سیاسی نظریات کی ترجمانی کرتا ہے، پتہ تحریر کرتے ہوتے آپ نے ملکہ کا سر نیچے

رہا ہے۔ یعنی اپنی طرف سے صرف درج کیا ہے۔

ان تمام شواہد سے اس الزام کی پوری تصویر سامنے آجاتی ہے اور فاضل بریلوی بے داغ نظر آتے ہیں۔ مگر فریق مخالف پر یہ بات ثبوت کو پہنچی ہے۔

چنانچہ انگریزوں نے سید احمد بریلوی کی دعوت کی تھی[2] اور مدد کی تھی[3]۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے انگریزوں کے متعلق یہ اظہار خیال کیا۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں[4]۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ فتویٰ دیا کہ۔ چونکہ قدیم سے مذہب اور قانون جملہ مسیحی سلاطین کا یہ ہے کہ کسی کی ملت و مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے اور نہ کسی کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے امن و حفاظت میں رکھتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو ہندوستان میں ممالک مملوکہ و مقبوضہ اہل مسیح ہے۔ رہنا اور ان کا رعیت بننا درست ہے[5]

آخر میں صرف ایک شہادت پر اکتفا کرتا ہوں (وہ) جو تحریک ترک موالات میں امام احمد رضا کے مخالفین میں شمار ہوتے تھے۔ یعنی سید محمد جعفری فرماتے ہیں۔

ترک موالات کی تحریک جب تک زوروں پر رہی مجھے

---

[1] ...ینا ہے بے گناہی ص ۴۵ ۔ [2]۔ مخزن احمدی ص ۶۷
[3] نقش حیات ج ۲ ص ۱۲/۱۳ [4]۔ حیات طیبہ ص ۲۹۶
[5] اوراق گم گشتہ ص ۳۲۴ ۔

[pagebreak]

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ترک موالاتیوں نے ان کے متعلق مشہور کر رکھا تھا کہ نعوذ باللہ وہ سرکار برطانیہ کے وظیفہ یاب ایجنٹ ہیں اور تحریک ترک موالات کی مخالفت پر مامور ہیں۔۔۔ دراصل ہر دور میں کسی کو بدنام کرنے کے لئے کوئی چلتا ہوا اصطلاحی لفظ اختیار کر لیا جاتا ہے جس کے تماشے میں اپنی زندگی میں بہت دیکھ چکا ہوں۔۔۔۔۔۔ اس قسم کی خبریں خواہ ایک فی صد بھی اپنے اندر صداقت نہ رکھتی ہوں لیکن عام لوگ کسی تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ کوئی ثبوت طلب کئے بغیر ایمان لے آتے ہیں ایسے مواقع کے لئے یہ محاورہ بنا ہے "کوا کان لے اُڑا"

تحریک ترک موالات کے جوش میں تحقیق کا ہوش نہ تھا اس لئے ایسی افواہوں کو غلط سمجھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی لیکن جیسے جیسے شعور آتا گیا، مذہبی تعصب اور تنگ دلی کا رنگ ہلکے سے ہلکا ہوتا گیا[1]

ردِّ سیفِ یمانی
پرنٹنگ کے مراحل طے کر رہی ہے

---

[1] :۔ گناہ بے گناہی ص ۱۰۔